بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO. L. 5254

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم یکشنبہ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ ستائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ؛ ۳۰ وفا ۱۳۴۰ ہش ؛ ۳۰ جولائی ۱۹۶۱ء ؛ نمبر ۱۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۸ جولائی بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو اعصابی ضعف اور گھبراہٹ کی تکلیف زیادہ رہی۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی بارھویں سالانہ کانفرنس کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

کانفرنس میں کثیر التعداد احمدی احباب کے علاوہ انڈونیشیا کے اعلیٰ حکام و اہل علم حضرات کی شرکت

صدر سوئیکارنو اور دیگر سربراوردہ حضرات کے پیغامات ۔ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

جاکرتہ (بذریعہ تار) انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ مکرم مولانا شاہ محمد صاحب اطلاع دیتے ھیں کہ جماعت ھائے احمدیہ انڈونیشیا کی بارھویں سالانہ کانفرنس جو ۲۰ جولائی کو یہاں شروع ہوئی تھی مورخہ ۲۲ جولائی کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ ملک کے دور دراز علاقوں کے کثیر التعداد احمدی احباب کے علاوہ انڈونیشیا کے بعض فوجی اور سول حکام اور اہل علم حضرات نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ علاوہ ازیں انڈونیشیا کے صدر جناب ڈاکٹر احمد سوئیکارنو اعلیٰ مشاورتی کونسل کے بعض ارکان اور متعدد دیگر سربرآوردہ حضرات نے بھی کانفرنس کے نام پیغام ارسال کئے۔

کانفرنس کی جملہ کارروائی خالصۃً روحانی ماحول میں سرانجام پائی۔ اسلامی موضوعات پر بلند پایہ علمی اور تربیتی تقاریر کے علاوہ کانفرنس میں دنیا بھر میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کی گئیں۔ نیز اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا دسواں سالانہ اجتماع بھی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

دوستوں سے دُعا کی تحریک

مَیں علاج کیلئے لاہور جارہا ہوں

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کچھ عرصہ سے میری صحت بہت گری ہوئی ہے اور کمزوری زیادہ محسوس کرتا ہوں بلکہ بعض اوقات تو یوں محسوس کرتا ہوں کہ گویا جسم میں جان نہیں ہے اور چلنے پر ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں۔ ٹسٹ پر معلوم ہوا کہ خون میں پھر شوگر بڑھ گئی ہے۔ اور دو تین دفعہ دل کی تکلیف کے بھی ہلکے ہلکے حملے ہو چکے ہیں۔ پرسوں لاہور سے محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب تشریف لائے تھے انہوں نے بلڈ پریشر اور دل کا معائنہ کرکے بتایا کہ بلڈ پریشر کافی بڑھا ہوا ہے۔ اور دل کمزوری کی علامات ظاہر کر رہا ہے۔ اور تاکید کی کہ چند دن کے لئے لاہور جاکر علاج کراؤں۔

سو مَیں انشاء اللہ آج لاہور جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ احباب کرام میری صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جو شافی مطلق ہے خدمت دین بجالانے والی صحت اور کام کی زندگی عطا کرے۔ جب سے میں نے تریسٹھ سال کی عمر سے تجاوز کیا ہے۔ (اب میں خدا کے فضل سے اڑسٹھ سال سے چند ماہ اوپر ہوں) میرے دل پر بوجھ رہنے لگ گیا ہے۔ کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم والی عمر پالی۔ مگر ابھی تک حقیقی طور پر نیک اعمال کا خانہ بڑی حد تک خالی ہے۔ اگر تھوڑی بہت نیکیاں ہیں۔ تو وہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا نتیجہ اور آپ کا پاک ورثہ ہیں۔ مگر کمزوریاں سب کی سب میری اپنی کمائی ہیں اور یہ کوئی ایسی پونجی نہیں جو خدا کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہو۔ پس مخلص احباب اپنی دعاؤں سے میری نصرت فرمائیں کہ میری بقیہ زندگی نیکی اور خدمت دین میں کٹے۔ اور انجام خدا کی رضا کے ماتحت اچھا ہو آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۱ء

قائمقام امیر مقامی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی امیر مقامی بغرض علاج چند دنوں کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو قائمقام امیر مقامی مقرر فرمایا۔

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ کا ایف ۔ اے کا نتیجہ

جامعہ نصرت برائے خواتین سے امسال ۴۴ طالبات ہائر سیکنڈری سکول کے امتحان میں شریک ہوئی تھیں، جن میں سے مندرجہ ذیل طالبات کامیاب ہوئیں۔ سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے اعلان کے مطابق ہماری دو طالبات امۃ الرشید فضل الٰہی اور ذکیہ عطا وظیفہ کی مستحق قرار دی گئی ہیں

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر
(۱)	طیبہ صالح محمد	۴۱۸
(۲)	امۃ السمیع	۴۲۹
(۳)	نعیمہ بشریٰ	۴۳۰
(۴)	امۃ الحمید	۴۳۱
(۵)	صوفیہ خانم	۴۷۰ فرسٹ ڈویژن

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

پاکستانی وفد کو روس آنیکی دعوت

کراچی ۲۹ جولائی ۔ روسی سفارت خانہ کے ایک خبرنامے میں بتایا گیا ہے کہ روس میں سیم اور تھور کا مقابلہ کرنے کے لئے جو ذرائع بروئے کار لائے جا رہے ہیں، ان کا مطالعہ کرنے کے لئے پاکستانی ماہرول کے وفد کو روس آنے کی دعوت پاکستان کے دفتر خارجہ کے حوالہ کر دی گئی ہے۔

لائلپور کے ایک خطیب پر پابندی

لائلپور ۲۹ جولائی ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرگودھا مسٹر محمد اسلم باجوہ نے جامع اہلحدیث لائلپور کے خطیب مولوی محمد صادق پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ وہ ۳ ماہ تک ضلع سرگودھا میں داخل نہ ہوں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۶۱ء

اسلامی دستور

عراق کے وزیر اعظم جنرل قاسم نے ایک تقریر میں فرمایا ہے کہ عراق کے دستور میں اسلام کو مملکت کا مذہب قرار دیا جائے گا۔ اس پر لاہور کا ایک ہفت روزہ معاصر لکھتا ہے:۔

"کسی مسلمان ملک کے کسی مسلمان حکمران کا یہ اعلان کرنا کہ اس کے زیر اقتدار ملک کا مذہب اسلام ہوگا ایک ایسی ہی معمولی بات ہے جیسے کسی مسلمان کا یہ اعلان کرنا کہ اس کا دین اسلام ہے یہ بات نہ عجیب ہے اور نہ کوئی بڑا کارنامہ۔ اس کے برعکس اگر کسی مسلمان ملک کے دستور کو سیکولر یا غیر دینی قرار دیا جاتا ہے تو یہ ایسا ہی غیر معمولی اور حیرت انگیز سانحہ ہے کہ جیسے کوئی مسلمان غیر مسلموں کو خوش کرنے کے لئے کہہ دے کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ لیکن غیر مسلم ممالک خصوصاً عیسائی ملکوں نے اپنے دستور مسیحیت پر مبنی کرنے کے باوجود اسلام کو ریاست کا دین بنانے کے خلاف اتنا پروپیگنڈہ کر رکھا ہے کہ بہت سے مسلمان ملکوں کے سربراہ اسلام کا نام لیتے ہوئے شرمانے لگے ہیں۔ ایسے مرعوبیت اور فریب خوردگی کے عالم میں جنرل قاسم کریم کا یہ اعلان بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور ہر مسلمان اس کی تحسین کرے گا۔

لیکن یہ واضح رہنا چاہیئے کہ معاملہ صرف لفظی اعلان کا نہیں اور نہ دستور میں لکھ دینے کا بلکہ عملاً اسلام کو ریاست کا دین بنانے کا ہے۔ یعنی اس کا پورا کاروبار خدا کے دین کے تابع ہوگا۔ اس کا قانون، اس کی معیشت اس کی معاشرت، اس کی سیاست، اس کا تمدن، اس کے ہر شعبہ زندگی کی ترتیب و ساخت میں اس اصول کو پیش نظر رکھا جائے گا کہ اس کے لئے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کیا ہیں اسی سے پورے فوائد مترتب ہوں گے اور اسلامی دستور کے تقاضے پورے ہوں گے۔"

معاصر نے جو کچھ کہا ہے ہم اس سے سو فیصدی متفق ہیں۔ جو ملک بھی اسلامی دستور بناتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ نہ صرف اپنے ملک کا قانون اسلام کے مطابق اور اسلامی معاشرہ کی نشو و نما کے لئے سازگار بنائے بلکہ اس کو بین الاقوامی تعلقات میں بھی اسلامی شریعت کی روح کو قائم رکھنا چاہیئے۔ اس کا دیوانی اور تعزیری قانون اندرون ملک اور بیرونی ممالک کے تعلق میں انہیں قواعد کے مطابق ہونا چاہیئے۔ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں سنت اور احادیث نبوی سے جن کی نشاندہی ہوتی ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے کہ جس دستور میں ایک دفعہ اس قسم کی رکھ دی کہ دستور اسلامی ہوگا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی دستور کے بنیادی اصول تلاش کرنے کے لئے بھی اہل علم حضرات کی پوری توجہ درکار ہوگی۔ اہل علم حضرات سے ہمارا مطلب صرف وہ اہل علم حضرات نہیں ہیں جنہوں نے قدیم طرز کے مدارس اور مکاتب میں تعلیم میں منتہی کا درجہ حاصل کیا ہو۔ بلکہ ہماری مراد ایسے لوگوں سے ہے جو جدید و قدیم تعلیمات پر عالمانہ عبور رکھتے ہوں اور جنہوں نے دساتیر کے متعلق خاص تعلیم و تربیت حاصل کی ہو۔

جس طرح یہ امر نامرغوب ہے کہ اسلامی دستور کا فقط اعلان کر دیا جائے اور اس کو ملک میں عملاً رائج کرنے کی کوشش نہ کی جائے اسی طرح یہ امر بھی نامرغوب ہے کہ اسلامی قانون کا جو تصور ہمارے قدیم اہل علم حضرات نے جما رکھا ہے یا جدید اہل علم حضرات نے سمجھ لیا ہے اسی کو اسی طرح اپنا لیا جائے بلکہ چاہیئے کہ قوم کے ذہین اور عالم حضرات اس معاملہ میں پوری پوری واقفیت رکھتے ہوں اور جو باتیں مختلف زمانوں میں وقتی اور مقامی اثر کے ماتحت اسلامی قانون میں داخل کر لی گئی ہیں انکو کسوٹی پر کس کر پرکھ سکیں۔ اور نہ تو محض ان لوگوں کی تقلید کریں جنہوں نے اپنی خواہشاتی آرا سے اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔ اور نہ لومۃ اللائم سے خوفزدہ ہوں۔ اس طرح یہ ایک نہایت نازک کام ہے۔ خاص کر آج جبکہ اسلام کو مغربی دستوروں کے مقابلہ میں بہترین دستور کا حامل ثابت کرنا ہے۔ جس کو موجودہ عقلی ترقی یافتہ اقوام کے سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا کر کے دکھانا ہے۔

صحیح اسلامی قانون کو متعین کرنے کے راستہ میں دو متضاد قسم کی رکاوٹیں ہیں جن کا راستہ سے ہٹانا ضروری ہے۔ اول مذہبی رہنماؤں کا تصور اسلام جو امتداد زمانہ سے نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے دراصل جس کی وجہ سے خاص کر مغربی ممالک کو اسلام پر نکتہ چینی کا موقع ملتا ہے اور جن کی وجہ سے مسلمانوں کو فی الواقعہ شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ اس کی ایک مثال ایک عالم دین کی تحریرات میں ملتی ہے۔ آپ نے مسئلہ جہاد اور قتل مرتد کے مسائل پر جس قسم کی قلمکاری فرمائی ہے اس کو دیکھ کر حقیقتاً خود اسلام کی روح بھی کانپ جاتی ہے اور مشکل یہ ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی آیات کو اپنے مقام سے الگ کر کے اصل متن کے بالکل متضاد خواہشاتی معنی کرنے کی کوشش کی ہے مثلاً قرآن کریم میں آتا ہے کہ

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین للہ۔

ماحول سے جدا کر کے آپ نے اس ٹکڑے کے یہ معنی کئے ہیں کہ اسلامی پارٹی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ یہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے اور کہ تبلیغ سے پہلے تلوار سے قلعہ رانی ضروری ہے وغیرہ وغیرہ حالانکہ قرآن کریم میں انہی الفاظ کے آگے یہ الفاظ موجود ہیں۔

فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظلمین۔

ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں فتنہ سے مراد وہ فتنہ ہے جو کفار نے اٹھا رکھا ہے اور دین کا اللہ تعالیٰ کیلئے ہو جانے کے یہ معنی ہیں کہ جو کوئی دین اختیار کرے وہ جبر سے نہیں بلکہ خوشی سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اختیار کرے۔ یہ مذہبی اور عقائدی آزادی کا عظیم چارٹر ہے اور اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ جب دین کو مٹانے کے لئے تلوار سے کام لیا جائے تو اسکے مقابلہ میں یہاں تک تلوار اٹھائی جائے کہ دین کو تلوار سے مٹانے کا فتنہ ختم ہو جائے مگر ان عالم دین صاحب نے ماحول سے ایک ٹکڑا علیحدہ کر کے قرآن کریم کی آیہ کے بالکل متضاد معنی کر دئے ہیں۔ اسی طرح آپ نے مرتد کے قتل کے مسئلہ میں کیا اور بالکل مختلف اور متضاد معنی کی ایک آیہ کریمہ سے اس کا جواز نکالنے کی کوشش کی ہے۔

اب اگر اس قسم کے اہل علم حضرات دستور سازی میں دخل انداز ہوں تو ظاہر ہے کہ اسلامی قانون کی سپرٹ بالکل فنا ہو جائے گی۔ اور اسلامی دستور ان لوگوں کا خواہشاتی دستور بن جائے گا۔ اس کے برعکس جو لوگ مغربی خیالات سے متاثر ہو کر اسلامی قوانین میں ترمیم کے خواہشمند ہیں انکی رائے بھی سخت ناقص ہے۔ اور آجکل ایسے لوگوں یا کہنا چاہیئے عالموں کی کمی نہیں ہے جو اسلامی قانون کی سپرٹ کو ہی فنا کر دینا چاہتے ہیں اور مغربی خیالات کی اندھا دھند تقلید کے حامی ہیں۔

یہ دونوں خطرناک پہلو ہیں جن سے اسلامی دستور سازوں کو بچنا نہایت ضروری ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ دستور کا نام اسلامی دستور ہی رکھا جائے بلکہ اصل چیز یہ ہے جیسا کہ معاصر نے کہا ہے عملاً اسلام کو ریاست کا دین بنانے کی کوشش کی جائے یعنی اس کا پورا کاروبار خدا کے دین کے تابع ہو۔ اس کا قانون۔ اس کی معیشت اس کی معاشرت، اس کی سیاست۔ اس کا تمدن۔ اس کی ثقافت الغرض اسکے ہر شعبۂ زندگی کی ترتیب و ساخت میں اس اصول کو پیش نظر رکھا جائے کہ اسکے لئے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کیا ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اسلامی دستور کی روح تقویٰ ہونا چاہیئے اور جو قوانین اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پیدا کرنے اور اس کی حفاظت کے لئے دئے ہیں ان پر عمل کیا جائے اور ملک کی فضا اس کے سازگار بنانے کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جب کوئی بندہ خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا اس کیلئے آسمان سے مدد بھیجتا ہے

بے شک مادی تدابیر بھی ضروری ہیں مگر ان پر بھروسہ کرنا مومن کا شیوہ نہیں

فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۲ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

— قسط نمبر ۲ —

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

ہٹلر کو ہی دیکھو آج سے دو یا چار سال پہلے وہ کس قدر شان رکھتا تھا اور کس طرح اس کے آگے اور پیچھے بڑے بڑے امرا اور وزرا پھرتے تھے۔ مگر ایک وقت آیا کہ اس کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ رہا کہ وہ اپنے آپ کو لڑائی کے میدان کے قلب میں گرا دے۔ وہ

جنگ کی آگ

میں کود گیا اور ہلاک ہو گیا۔ اس کو اپنے اوپر اتنا اعتماد ضرور تھا کہ میں لڑائی میں موت کو قبول کر لوں گا۔ یہ سوچ کر وہ جنگ میں شامل ہو گیا۔ اس کے ساتھی جو جنگ کی مصیبتوں سے بچنا چاہتے تھے۔ ان میں سے بعض نے اپنے کپڑوں کو آگ لگا کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ اور بعض زہر کے پیالے پی پی کر مر گئے۔ اور بعض جو اتنا بھی نہ کر سکتے تھے۔ وہ میدان جنگ میں ہار جانے کے بعد انگریزوں کے ہاتھ آئے اور تختہ دار پر لٹکائے گئے۔ ان لوگوں کے مقابلہ میں جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو دیکھتے ہیں تو

ایک عجیب شان

نظر آتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک واقعہ ہے کہ آپؐ ایک دفعہ ایک جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ایک دشمن جس کا بھائی مسلمانوں کے ہاتھوں لڑائی میں مارا گیا تھا۔ وہ آپؐ کے تعاقب میں چل پڑا۔ اور یہ ارادہ کیا کہ جہاں موقعہ ملے گا میں اس کا بدلہ لوں گا۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مار ڈالوں گا۔ جب

اسلامی لشکر مدینہ کے قریب

پہنچا تو تمام صحابہؓ ادھر ادھر آرام کرنے کے لئے منتشر ہو گئے۔ صحابہؓ گو ہمیشہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ رکھتے تھے مگر اس دن انہوں نے یہ خیال ہی کر لیا کہ مدینہ کے قریب دشمن کہاں آئے گا۔ اس لئے وہ سب ادھر ادھر درختوں کے نیچے سو گئے۔ آپؐ نے بھی اپنی تلوار ایک درخت کی شاخ سے لٹکا دی اور آرام فرماتے ہوئے اس درخت کے نیچے سو گئے۔ وہ دشمن جو تعاقب میں تھا۔ اسی

موقعہ کا منتظر

تھا۔ وہ جھٹ پہاڑی کے پیچھے سے نکلا۔ اور آپؐ کی تلوار اس نے اٹھالی۔ آہٹ پا کر آپؐ کی آنکھ کھل گئی۔ دشمن نے جب آپؐ کو جاگتے دیکھا تو تلوار سونت کر کہنے لگا بتا اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ آپؐ نے لیٹے لیٹے ہی نہایت اطمینان اور یقین سے فرمایا اللہ۔ اللہ کا لفظ یوں تو ہر روز ہزاروں لوگ استعمال کرتے ہیں۔ مگر کون ہے جس کے الفاظ میں وہ اثر ہو۔ جو آپؐ کے اللہ کہنے میں تھا۔ وہ اللہ کا لفظ ایک ایسے مومن کے منہ سے نکلا تھا۔ جس کے

دل کے اندر اللہ بیٹھا ہوا تھا

آپؐ نے جس یقین اور وثوق سے اللہ کہا وہ تلوار سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ دشمن کے دل میں اتر گیا۔ اور اس پر ایسا اثر پڑا کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ آپؐ نے جھٹ وہ تلوار پکڑ لی۔ اور فرمایا بتا اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے ہراساں ہو کر جواب دیا آپ ہی رحم کریں تو کریں۔ اور مجھے اس وقت بچانے والا کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے نادان تو نے پھر بھی سبق حاصل نہ کیا۔ کم از کم مجھ سے سن کر ہی تو اللہ کا نام لے دیتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یا تو وہ شخص اپنے مقتول بھائی کا بدلہ لینے کو پھرتا تھا۔ اور یا وہیں مسلمان ہو گیا۔ اب کجا یہ حالت کہ

ہٹلر اور اس کے ساتھی

خود اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہیں۔ اور کجا یہ حالت کہ خدا کی حفاظت اور اس کے ساتھ تعلقات کی وجہ سے نہ دشمن کے حملے کامیاب ہوتے ہیں۔ نہ اس کی تدبیریں کارگر ہوتی ہیں۔ اور نہ اس کا زور ہی کام آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ کسی شخص نے آکر خبر دی کہ مخالفین نے لاہور میں ایک بہت بڑی میٹنگ کی ہے۔ اور فلاں مقدمہ کے بارے میں آپؑ کو سزا دلانے کے لئے بڑا سخت منصوبہ باندھا ہے۔ آپؑ لیٹے لیٹے اس کی بات کو سنتے رہے۔ جب وہ بات ختم کر چکا تو آپؑ نہایت جوش کے ساتھ اٹھ بیٹھے اور فرمایا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

خدا کے شیر پر کوئی ہاتھ ڈال کر تو دیکھے

ایک دفعہ آپؑ نے لاہور کے کسی ہندو کو اپنی ایک کتاب بھجوائی۔ اس کا کوئی دوست اس سے ملنے آیا۔ تو اس نے کتاب دیکھ کر کہا یہ کتاب تمہیں مرزا صاحب نے کیوں بھجوائی ہے۔ اس نے کہا مرزا صاحب کا میرے ساتھ وعدہ تھا۔ کہ جب وہ کوئی نئی تصنیف کریں گے۔ ایک کاپی مجھے بھی بھجوائیں گے اس لئے انہوں نے یہ کتاب بھجوائی ہے۔ دوست نے کہا یہ تو ٹھیک ہے مگر تمہارا ان کی کتاب سے کیا کام۔ وہ کہنے لگا اچھا اگر پوچھنا ہی چاہتے ہو تو میں بتائے دیتا ہوں۔ پھر اس نے بتایا کہ میں

مسمریزم کے علم

کا بڑا مشتاق ہوں اور مجھے اس علم میں اتنی مشق اور مہارت ہے کہ اگر میں تماشا گاہ کے اندر بیٹھا ہوا ہوں اور کوئی شخص پیچھے آ کر کھڑا ہو جائے۔ تو میں اس پر توجہ ڈال کر اس کی حالت

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تدابیر سے بے شک کام لو مگر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرو

"جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنے نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے جو لوگ خداداد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں۔ اور اس طرح پر اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں۔ اور ایاک نعبد کے مفہوم سے دور جا پڑتے ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۳۶۷-۳۶۸)

کرسکتا ہوں کہ وہ تانگہ کے پیچھے بھاگتا چلا آئے حالانکہ اس شخص کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اور کوئی واقفیت نہ ہوگی۔ میں ایک دفعہ کسی شادی کے موقعہ پر قادیان گیا۔ اور وہاں کے ہندوؤں سے کہنے پر میں نے ارادہ کیا کہ میں مرزا صاحب کے پاس ایسے وقت میں جاؤنگا۔ جبکہ ان کے اردگرد بہت سے لوگ بیٹھے ہوں گے۔ اور میں ان پر اپنے

علم کے زور سے

توجہ ڈالکر ان کو ذلیل کرنے کی کوشش کرونگا چنانچہ میں ایک دن مسجد میں گیا۔ اس وقت آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا۔ اور وہ کوئی تقریر کررہے تھے۔ میں نے سامنے بیٹھ کر ان پر توجہ ڈالنی شروع کی۔ مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ پھر میں نے ذرا اور کوشش کے ساتھ توجہ ڈالنی شروع کی۔ مگر پھر بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنا پورا زور لگایا۔ اور جو کچھ اس علم میں سے میرے پاس تھا سب خرچ کرڈالا۔ مگر ان پر تو کیا اثر ہوتا

مجھے یوں معلوم ہونے لگا

کہ ایک شیر مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ میں اس شیر کی شکل دیکھ کر خوفزدہ ہوگیا۔ اور ہیبت کھاکر اپنی جوتیاں سنبھال کر بھاگا۔ مرزا صاحب نے مجھے بھاگتے دیکھ لیا۔ اور لوگوں سے کہا دیکھنا یہ کون شخص بھاگ رہا ہے۔ آخر میں نے مرزا صاحب سے معافی مانگی اس کے دوست نے کہا تم نے یہ کیوں نہ سمجھا کہ مرزا صاحب تم سے زیادہ اس علم کے ماہر ہیں وہ کہنے لگا ان کا اس علم سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ

توجہ ڈالنے کے لئے

خاموشی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن مرزا صاحب تو لوگوں سے باتیں کررہے تھے۔ اور انہوں نے مجھے اس وقت دیکھا جب میں شیر کو دیکھ کر بھاگ نکلا تھا۔ اس لئے مجھے یقین ہے۔ کہ ان کو اس علم سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ جو کچھ ہوا اللہ تعالیٰ کے تصرف سے ہوا۔ پس جب کوئی بندہ خدا کا ہوجاتا ہے تو خدا اس کے لئے آسمان سے مدد بھیجتا ہے مگر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ

مادی تدابیر سے غافل ہوجانا

بھی درست نہیں ہوتا۔ اس لئے مادی تدابیر بھی کی جائیں مگر ان پر بھروسہ نہ رکھا جائے مومن کا بھروسہ صرف اپنے خدا پر ہوتا ہے اور اس کے دل میں یہ یقین اور وثوق ہوتا ہے۔ کہ مجھے کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم ساری دنیا سے زیادہ ہوشیار ہوں۔ ہماری تعداد اس وقت نہایت قلیل ہے اور عیسائیوں کی اس تعداد کے برابر بھی نہیں جو باہر سے آکر یہاں آباد ہوئے ہیں۔ مگر ایک چیز ہمارے پاس ایسی ہے۔ جو کسی اور کے پاس نہیں اور وہ ہے ہمارا خدا پر توکل۔ جس کو خدا پر توکل نہ ہو وہ مومن نہیں کہلاسکتا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ

توکل جاہلانہ نہیں ہونا چاہیئے

مادی تدابیر کو اختیار نہ کرنا اور صرف توکل ہی اختیار کرلینا خدا تعالیٰ سے تمسخر ہے۔ اور یہ خدا کے قانون کو توڑنے کے مترادف ہے۔ پس مومن کو چاہیئے کہ پہلے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی کامل قربانی پیش کرے۔ اور بعد میں توکل کرے۔ اس قسم کے توکل کے ہوتے ہوئے کوئی مومن کسی سے خائف نہیں ہوسکتا۔ ایک بزرگ کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کے ذمہ کسی کا کچھ قرض تھا جس کو وہ ادا نہ کرسکے۔ قرضخواہ اپنے وعدہ کے دن بزرگ کے پاس آیا۔ اور سخت سست کہنا شروع کردیا۔ اور گالیاں دے کر

روپیہ کا مطالبہ

شروع کردیا۔ لوگوں نے بھی اس بزرگ کو ملامت کرنی شروع کی کہ آپ کیوں قرض بے باق نہیں کرتے۔ بزرگ نے کہا آج کا وعدہ ہے۔ مگر آج کا دن تو شام تک ہے۔ اور ابھی شام ہونے میں دیر ہے۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک شخص آیا۔ اور اس نے بزرگ سے کہا مجھے فلاں رئیس نے یہ روپیہ آپ کو دینے کے لئے بھیجا ہے۔ بزرگ نے اس سے لیکر روپیہ کھولا اور گن کر واپس کردیا۔ اور کہا کہ یہ روپیہ میرے لئے نہیں آیا۔

آپ بھول گئے ہونگے

اس روپیہ لانے والے شخص نے جب اپنی دوسری جیب کو ٹٹولا تو کہنے لگا مجھے غلطی لگی تھی واقعی وہ روپیہ آپ کا نہ تھا۔ جو میں نے آپ کو دیا تھا۔ بلکہ آپ کا روپیہ میری اس جیب میں پڑا ہے۔ جب بزرگ نے روپیہ لے کر گنا۔ تو اس کی اتنی ہی مقدار تھی۔ جتنا کہ انہوں نے قرض دینا تھا۔ ایک آنہ یا پائی کا بھی فرق نہ تھا۔ غرض اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی نصرت آیا کرتی ہے۔ دنیا کے تمام

انبیاء کی تاریخ

ہمیں بتاتی ہے کہ کس طرح دشمنوں نے ان کے خلاف منصوبے باندھے کس طرح مخالفین نے ان کو تکالیف دیں۔ کس طرح کفار نے ان کو مٹانے کی کوششیں کیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر قدم پر انبیاء کی نصرت کی۔ اور ان کو دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھا۔ اور آخر انبیاء ہی کامیاب وکامران ہوئے اور دشمن خائب وخاسر۔

انفاق فی سبیل اللہ

— از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ —

خاکسار کا پہلے بھی یہ ارادہ تھا اور بعض احباب نے خاکسار سے اس خواہش کا اظہار بھی کیا تھا۔ کہ چندوں یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت۔ اہمیت اور ضرورت کے متعلق ایک سلسلہ مضامین شائع کیا جائے تا مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کو یاددہانی ہوجائے۔ اور ان کا علم تازہ ہوجائے۔ اور وہ اپنے احباب کو بھی بار بار آگاہ کرسکیں کہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ۔ اس کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) اور خلیفۂ وقت (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ اور اس زمانہ کے مامور پر ایمان لانے کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کی خدمت اور خیرخواہی کی خاطر ہم پر کس حد تک مالی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اب جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کی آمد کو ۲۵ لاکھ تک پہونچایا جائے۔ گویا زکوٰۃ۔ چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی موجودہ آمد کو دوگنا کیا جائے۔ تو یہ امر اور بھی لازمی اور لابدی ہوگیا ہے۔ کہ تمام احباب مالی قربانی کے متعلق پوری طرح اسلام کی تعلیم سے واقفیت حاصل کریں۔ اور اس پر عمل کرنے میں جہاں جہاں کوئی خامی یا کمی رہ گئی ہو۔ اسے مزید کسی قسم کی تاخیر کے بغیر دور کیا جائے۔ تا جتنی جلدی ہوسکے۔ ہم حضور کے مقرر کردہ معیار کو پہونچ کر اپنا قدم اور آگے بڑھائیں۔

(۲) ایمانیات اور اعمال کے متعلق جتنے بھی اہم مضامین ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں اس قدر بار بار دہرا دہرا کر اور مختلف رنگوں میں بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کا کوئی حد و شمار نہیں۔ یہاں تک کہ انہیں لکھنے کی خاطر اگر سمندر سیاہی بن جائے تو تمام سمندر ختم ہوجائیں گے۔ لیکن ہمارے رب کی باتیں ختم نہیں ہوں گی۔ (سورۂ کہف آخری رکوع) اس لئے یہ خاکسار انفاق فی سبیل اللہ (خدا کی راہ میں خرچ کرنے) کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن قبل اس کے کہ میں چندوں کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم پیش کروں میں احباب کو ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس خطرہ کا احساس مجھے ابھی ابھی پیدا ہوا ہے۔ جبکہ میں ان آیات پر غور کررہا تھا۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے قرآنی معارف کو بار بار دہرانے کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ان میں سے اکثر آیات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس تکرار سے فائدہ نہ اٹھایا مثلاً سورۂ بنی اسرائیل ع ۵ میں آتا ہے۔

ولقد صرّفنا فی ھٰذا
القراٰن لیذ کروا
وما یزیدھم الا
نفوراہ

ترجمہ:۔ اور ہم نے اس قرآن میں (ہر ایک بات کو) اس لئے بار بار بیان کیا ہے۔ کہ وہ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ لیکن وہ (یعنی قرآن) انہیں (عجیب اور) نفرت میں ہی بڑھا رہا ہے۔

پھر سورۂ کہف ع ۸ میں فرمایا۔

ولقد صرّفنا فی ھٰذا
القراٰن للناس من کلّ
مثلٍ ط وکان الانسان
اکثر شیءٍ جدلاہ

ترجمہ۔ اور ہم نے اس قرآن میں یقیناً ہر ایک (ضروری) بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے (اور ایسا کیوں نہ کرتے کہ) انسان سب سے بڑھ کر بحث کرنے والا ہے۔ غرض اسی طرح اور بھی کئی آیات ہیں جن کے ساتھ اس خطرہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ باوجود بار بار نصیحت کرنے کے لوگ اسے قبول کرنے کی طرف اتنا مائل نہیں ہوتے۔ جتنا اس کے خلاف جھگڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۳) یہ خطرہ فرضی نہیں۔ نہ صرف خاکسار کا وہم ہے۔ بلکہ خاکسار کا تجربہ یہ ہے کہ بعض احباب خواہ ان کے سامنے کتنے ہی واضح اور بیّن اور ناقابل تردید ثبوت پیش کئے جائیں۔ وہ اپنی رائے اور ضد چھوڑنے پر مائل نہیں ہوا کرتے۔ خواہ وہ رائے سلسلہ کی تعلیم کے کتنی ہی مخالف۔ کیوں نہ ہو۔ چونکہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی کا راز اللہ تعالیٰ کی مدد کے علاوہ ان کی قربانی اور یک جہتی میں مضمر ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک ہم سب ملکر اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح یک جان ہوکر

کام نہ کریں۔ ہم غیر معمولی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ پس میں چندوں کے متعلق قرآنی آیات پیش کرنے سے پہلے دعا کرتا ہوں کہ اے ارحم الراحمین۔ اے غفور الرحیم مجھے اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کا اعتراف ہے اے مولا تو اپنے فضل و کرم سے مجھے سہو و خطاء سے محفوظ رکھ اور میری تحریر میں ایسا اثر پیدا کر کہ یہ باتیں جو ہمارے خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے ارشادات کی تعمیل و تکمیل کی خاطر اور تیرے نام کو بلند کرنے کی خاطر پیش کی جا رہی ہیں یہ تمام احباب اور عہدہ داروں کے دلوں میں گھر کر لیں۔ اے مالک ان باتوں کے قبول کرنے کے لئے تو ہمارے سینے کھول دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم سب اپنے نفسانی جوشوں اور اپنی عزت نفس اور اپنی خود داری کو علیحدہ رکھ کر صحیح طور پر تیرے احکام کو سمجھ سکیں اور ان پر پہلے سے زیادہ ذوق اور شوق سے عمل کرنا شروع کر دیں۔ خاکسار تمام مرکزی اور مقامی عہدہ داروں اور احباب سے بھی التجا کرتا ہے کہ وہ بھی دعا فرمائیں کہ اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اللہ تعالیٰ خود ہماری رہنمائی فرمائے اور ہمیں حضور قلب سے یہ دعا مانگنے کی توفیق عطا فرماتا رہے کہ ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین (آل عمران ع ۱۵) اے ہمارے رب تو ہماری کوتاہیوں پر پردہ ڈال دے اور اگر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں ہم کوئی زیادتی کر بیٹھیں تو تو ہمیں معاف کر دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور اپنے مخالفوں کے مقابلہ میں ہمیشہ ہماری دستگیری فرما۔ آمین ثم آمین۔

۴۔ جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں۔ چندوں کا مضمون بہت وسیع ہے اور قرآن مجید میں اسے بار بار اور مختلف رنگوں میں بیان کیا گیا ہے اور اس کا احاطہ کرنا ممکن نہیں پس یہ خاکسار اپنی استطاعت کے مطابق چند پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریگا اس کے موٹے موٹے عنوان یہ ہیں۔

(۱) انفاق فی سبیل اللہ شرط ایمان ہے۔

(۲) اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بہت بڑا اجر اور ثواب ملتا ہے

(۳) ایسا خرچ کرنے میں خرچ کرنیوالے کا ہی بھلا ہے

(۴) خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بیشمار بڑھتا ہے

(۵) اس کے بغیر نفس کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔

(۶) عذاب سے بچنے کا یہی ذریعہ ہے۔

(۷) جوانمردی کا یہ تقاضا ہے کہ جس مقصد کو قبول کر لیا جائے اس کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کی جائے۔

(۸) انسان میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی خواہش ہے۔ اس خواہش کو نیک کاموں میں بروئے کار کیوں نہ لایا جائے؟

(۹) جب اور جس حد تک امام وقت جانی اور مالی قربانی کا ارشاد کرے۔ اس کی مکمل اطاعت فرض ہے۔

(۱۰) جب مامور کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس کی اعانت کا وعدہ ہو چکا تو اس وعدہ کو پورا کرنا چاہیئے۔

(۱۱) کیا کوئی مومن یہ برداشت کر سکتا ہے کہ جانی یا مالی قربانی کے امتحان میں فیل ہو جائے۔

(۱۲) مالی قربانیوں کا اجر صرف آخرت میں ہی نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی ملے گا

(۱۳) ہر مومن کا فرض ہے کہ اپنا صحیح نمونہ پیش کر کے دنیا کی راہ نمائی کرے۔

(۱۴) اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں کو جو خاص الخاص امانت سپرد کی ہے اسے پوری دیانتداری اور شوق سے ادا کرنا چاہیئے۔

(۱۵) اجازت کے بغیر کسی مالی یا جانی جہاد سے پیچھے رہنا جائز نہیں

(۱۶) انسان اس وقت تک انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ جب تک بخل (کنجوسی) کی بیڑیاں کاٹ کر احسان کو اپنا شعار نہ بنائے۔

(۱۷) کیا کچھ خرچ کیا جائے۔

(۱۸) انفاق فی سبیل اللہ کی حد بندی

(۱۹) خدا کی راہ میں خرچ کئے بغیر انسان منافقت جیسی مہلک اور خطرناک مرض سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔

(۲۰) مال نے خرچ تو ہونا ہی ہے اسے نیک کاموں میں کیوں نہ خرچ کیا جائے؟

— جو امور قبل ازیں بیان ہو چکے ہیں یا آئندہ بیان کرنے کا ارادہ ہے اگر کسی کارکن کو یا دوسرے احباب کو ان میں سے کسی امر کی وضاحت مطلوب ہو یا کسی اور امر کے متعلق واقفیت درکار ہو تو خاکسار کو اطلاع کر دی جائے۔ جہاں تک ہو سکا ایسے تمام امور کی وضاحت کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

(ناظر بیت المال)

کامیابی کی کلید

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"سچے مومن کو اپنی جان۔ مال۔ اپنی عزت۔ اپنی آبرو اپنے احساسات۔ غرض ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اگر ہم ان قربانیوں کے بغیر ہی کامیابی کی امید رکھتے ہیں تو یہ امید بالکل غلط ہے۔ قربانی ہی ہے جو قوموں کو کامیاب کرتی ہے۔ اور قربانی ہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔"

جو دوست ابھی تک تحریک جدید کا وعدہ ادا نہیں کر سکے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد پر غور فرمائیں اور عملی قدم اٹھائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

تبصرہ
آل محمدؐ کربلا میں

مصنفہ:۔ عمر ابو النصر ——— مترجم:۔ شیخ محمد احمد پانی پتی

کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؓ اور اُن کے جان نثار ساتھیوں پر جو کچھ گذری اس کی داستان سینکڑوں مرتبہ نہایت دردناک الفاظ میں لکھی گئی ہے۔ لیکن لبنان کے مشہور مؤرخ عمر ابو النصر نے اس غمناک واقعہ کو جس جدید اسلوب سے اس کتاب میں بیان کیا ہے وہ پڑھنے کے قابل ہے۔ اپنے عجیب اور جدید اور دلچسپ انداز بیان کے لحاظ سے عمر ابو النصر موجودہ دور کے تمام عربی مصنفین میں خاص امتیاز اور خاص شان کا مالک ہے۔ اسی وجہ سے اس کی بہت سی کتابوں کا اب تک اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ جن میں سے بیشتر کتابوں کا ترجمہ شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی نے کیا ہے یہ کتاب بھی انہی نے ترجمہ کی ہے۔ ترجمہ صاف۔ سادہ بامحاورہ۔ دلچسپ اور دلنشین ہے۔ اور ہرگز ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ کتاب بہترین طباعت روشن اور گردپوش نہایت حسین و رنگین قیمت مجلد تین روپے۔ پتہ:۔ مقبول اکیڈمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

خدام الاحمدیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تاریخوں میں اپنی روایات کے ساتھ اپنے دفتر کے احاطہ میں منعقد ہو گا۔

اس اجتماع کی ضرورت اور افادیت خدام پر واضح ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ اراکین اپنے اس قومی اور تربیتی اجتماع میں شامل ہوں۔ قائدین مجالس مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔

(۱) ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کر کے بھجوائے نمائندگان کی اطلاع دس اکتوبر ۱۹۶۱ء تک دفتر میں پہنچ جانی ضروری ہے۔

(۲) ہر مجلس کوشش کرے کہ نمائندگان کے علاوہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین شامل ہوں۔

(۳) شوریٰ خدام الاحمدیہ میں پیش کرنے کے لئے مجلس اپنی معین تجاویز ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء تک بھجوا دیں۔

(۴) پروگرام کی تیاری کے سلسلہ میں اگر کوئی تجویز ہو۔ تو اس سے ۱۵ اگست ۱۹۶۱ء تک مطلع فرمائیں۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے توقع ہے کہ وہ اپنے اس قومی اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ خود ذاتی طور پر اس میں شامل ہوں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

آج کی دنیا:۔ آج کی دنیا اللہ تعالیٰ اور اس کے دین سے بہت دور جا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اللہ تعالیٰ کے کامل دین اسلام کی تبلیغ ہے۔ اخبار الفضل کی توسیع اشاعت تبلیغ اسلام کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس طرف توجہ دیجئے!

(مینجر الفضل)

مختلف اصحاب کے نام الفضل جاری کرانے والے احمدی احباب

(۲)

الفضل کے نمائندہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے توسیع اشاعت الفضل کی غرض سے جس جس مقام کا بھی دورہ کیا ہے وہاں کے احمدی احباب نے جہاں کثیر تعداد میں اپنے نام الفضل جاری کرایا ہے وہاں لائبریریوں اور دیگر معزز اصحاب کے نام بھی الفضل جاری کرایا ہے۔ ایسے مخلصین کے نام بطور شکریہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان مخلص احمدی بھائیوں اور بہنوں کو پہلے سے کہیں بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین (مینیجر روزنامہ الفضل)

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ٹرنک بازار راولپنڈی سال بھر کے لئے خطبہ نمبر کسی کے نام

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب امرپورہ " " " "

مکرم شیخ جمیل احمد صاحب دکاندار کھنگی محلہ " چھ ماہ کیلئے " "

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ " دو مستحق اصحاب کے نام خطبہ نمبر سال بھر کیلئے

محترمہ والدہ صاحبہ ممتاز احمد صاحب تیلی محلہ راولپنڈی خطبہ نمبر سال بھر کیلئے کسی کے نام

مکرم پیر انوار الدین صاحب حلقہ مسجد " " " "

مکرم حاجی امیر عالم صاحب بذریعہ مکرم غازی محمد امین صاحب " " " "

" منظور احمد صاحب بلان ریڈیو مکرم ریڈیو اسٹیشن راولپنڈی دو خطبہ نمبر مستحق اصحاب کے نام

" خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار صدر " خطبہ نمبر سال بھر کے لئے کسی مستحق کے نام

" صوفی محمد شفیع صاحب " " " "

" غلام مرتضیٰ خان صاحب " " " "

" چوہدری اعجاز احمد صاحب مال روڈ " " " "

" خواجہ عبدالحی صاحب بٹ " " " "

" سیٹھ محمد اسمعیل صاحب اینڈ سنز صدر راولپنڈی کسی لائبریری کے نام سال بھر کے لئے روزنامہ الفضل

" عطاء اللہ صاحب صراف شاہ چن چراغ " خطبہ نمبر سال بھر کیلئے کسی مستحق کے نام

محترم سید محمد حسین شاہ صاحب صدر " " " "

مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب صدر " " " "

" میجر سید مقبول احمد صاحب " " " "

لجنہ اماء اللہ حلقہ کوہ نور ملز " سال بھر کے لئے کسی کے نام خطبہ نمبر

کرم چوہدری منیر احمد صاحب مال روڈ راولپنڈی آٹھ ماہ کیلئے کسی کے نام روزنامہ

" کرنل ڈاکٹر محمود احمد صاحب سٹلائٹ ٹاؤن خطبہ نمبر سال بھر کے لئے کسی کے نام

" ملک محمد حسین صاحب مرحوم آف ہجلکہ بذریعہ مکرم محمود احمد صاحب امرپورہ راولپنڈی " " " "

مکرم صوبیدار میجر محمد رشید صاحب " " " "

عزیز نوید اکبر بذریعہ مکرم ماسٹر محمد اسحٰق صاحب انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول گوجوٹہ " " " "

مکرم منصور احمد صاحب واہ کینٹ ۔ کسی لائبریری کے نام سال بھر کے لئے روزنامہ الفضل

" سید محمود شاہ صاحب واہ کینٹ ۔ چھ ماہ کے لئے " " کسی کے نام

جماعت احمدیہ حلقہ کوہ نور ملز راولپنڈی ۔ کسی لائبریری کے نام چھ ماہ کیلئے روزنامہ الفضل

" کرنل سلطان محمد صاحب کوٹ فتح خان ضلع کیمبل پور تین مستحقین کے نام خطبہ نمبر سال بھر کیلئے

" ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب دارالفضل میڈیکل ہال " ۳ مستحقین کے نام

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب " کسی مستحق کے نام

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب اسلم صوابی (مردان) " " " "

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی راولپنڈی " " " "

مکرم ناصر احمد صاحب نسیم " " " "

درخواست دعا: مکرم فضل محمد صاحب سکنہ جہان ضلع راولپنڈی حال دار صدر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں دنیوی اور دیگر مشکلات سے بچائے رکھے۔ آمین۔

نوٹ: مکرم فضل محمد صاحب نے اپنے مقدمہ میں کامیاب حاصل ہونے پر ایک دوست کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

فوری ضرورت

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ درخواستیں ۳۱ جولائی تک چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال کے نام آنی ضروری ہیں۔

(۱) اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر گریڈ ۷۵۰ - ۲۵ - ۶۰۰ - ۲۵ - ۴۵۰ - ۲۰ - ۲۵۰ جمع گرانی الاؤنس جو تنخواہ کا ½ ۱۲ فیصدی ہوگا۔ کرایہ مکان ۲۵ روپے ماہانہ Radiology اور سرجری میں تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) لیڈی ڈاکٹر گریڈ ۷۵۰ - ۲۵ - ۶۰۰ - ۲۵ - ۴۵۰ - ۲۰ - ۲۵۰ جمع گرانی الاؤنس جو تنخواہ کا ½ ۱۲ فیصد ہوگا اور کرایہ مکان ۳۵ روپے ماہانہ۔ زنانہ امراض کے اپریشن کا تجربہ رکھنے والی لیڈی ڈاکٹر کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) اپریشن روم اسسٹنٹ گریڈ ۱۴۰ - ۵ - ۱۰۰ - ۴ - ۸۰ جمع گرانی الاؤنس ۳۰ روپے ماہانہ تجربہ کے لئے ضروری ہے کہ کسی بڑے اپریشن تھیٹر میں کام کیا ہو۔

(۴) نرس گریڈ I گریڈ ۱۵۰ - ۵ - ۱۰۰ جمع گرانی الاؤنس ۳۰ روپے ماہانہ اور خوراک الاؤنس ۲۵ روپے ماہانہ۔ درخواست دہندگان کے لئے ضروری ہے کہ اپنی تعلیم اور تجربہ کی سندات شامل درخواست کریں۔

درخواست دہندہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ جماعت احمدیہ سے ہی تعلق رکھتا ہو۔ دوسرے احباب کی درخواستوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ ہسپتال کے معیار پر پورے اتریں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں لیڈی لیکچررز کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے لیڈی لیکچررز جو کم از کم II کلاس ایم اے ہوں کی ضرورت ہے۔ ملازمت کے لئے کم از کم تین سال کا معاہدہ کرنا ہوگا۔

تنخواہ کا گریڈ (۶۵) - ۱۵/۳۷۵ - ۱۵ - ۲۴۰ مقرر ہے۔ گرانی الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت معہ مصدقہ نقول اسناد ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ربوہ میں ملازمت کی خواہشمند خواتین کے لئے عمدہ موقعہ ہے (۱) لیکچرار انگلش (۲) لیکچرار فلاسفی (۳) لیکچرار ہسٹری - (۴) لیکچرار اکنامکس (پرنسپل)

خدام الاحمدیہ

شوریٰ ـــ سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء

حسب سابق سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کی بہبودی اور ترقی کے متعلق اہم تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

اس ضمن میں جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ اگر ان کے نزدیک کوئی ایسی تجویز ہو جو شوریٰ میں پیش کرنا ضروری ہو تو وہ اس تجویز کو اپنی مجلس عاملہ میں حسب قواعد پیش کر کے معین الفاظ میں ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء تک مرکز میں بھجوا دیں تا ایجنڈا مرتب کرتے وقت اسے منظور کیا جا سکے۔

اس بارہ میں یہ گذارش ضروری ہے کہ تجاویز والے کاغذ پر سوائے تجاویز کے اور کوئی بات نہ لکھی جائے۔ نیز وضاحت کر دی جائے کہ یہ تجویز مقامی مجلس میں فلاں تاریخ کو پیش ہوئی تھی اور مجلس مقامی کی ہدایت کے مطابق پیش کی جا رہی ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۹۵ میں سید محمد حسین ولد سید محمد یوسف قوم سید پیشہ گورنمنٹ پنشنر عمر ۷۲ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن راولپنڈی۔ ڈاکخانہ وضلع ایضاً صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۱/۵ روپے (بطور گورنمنٹ پنشن) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد سید محمد حسین ۱۳۳/B ڈلہوزی روڈ۔ راولپنڈی صدر

گواہ شد۔ مبارک احمد جنرل سیکرٹری حال قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ۳۲۹/K کمیٹی محلہ راولپنڈی

گواہ شد۔ سید مقبول احمد ولد سید محمد حسین صاحب موصی B/۱۳۳ ڈلہوزی راولپنڈی۔ ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء

نمبر ۱۶۱۹۶ میں سیدہ زبیدہ بیگم زوجہ سید مقبول احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۶½ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن B/۱۳۳ ڈلہوزی روڈ راولپنڈی ڈاکخانہ وضلع ایضاً صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ اور ایک رہائشی مکان واقع راولپنڈی جس کی مالیت پندرہ ہزار ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ سیدہ زبیدہ بیگم

گواہ شد۔ سید مقبول احمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ سید محمد حسین گورنمنٹ پنشنر B/۱۳۳ ڈلہوزی روڈ راولپنڈی

نمبر ۱۶۱۹۷ میں عبد اللطیف ولد مولوی عبد المجید صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱۴ پاکستان کوارٹرز لارنس روڈ ڈاکخانہ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے عارضی وظیفہ مبلغ ۱۰۰/- روپے در ماہ ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۵ مئی ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ عبد اللطیف بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد المجید والد موصی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

ولادت

میرے بڑے بھائی سید عبد الستار صاحب شریفی ابن حکیم سید عبد الغنی صاحب شریفی (مرحوم) کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ جولائی بروز جمعہ ۹ سال کے ایک لمبے عرصہ کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ! نومولود کا نام مبشر احمد رکھا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے آمین۔ (سید سلیم احمد شریفی نزد ڈاک بنگلہ بہاولپور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

پاکستان اور بھارت کی سلامتی اسی میں ہے کہ مسئلہ کشمیر کو جلد حل کیا جائے

کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہونے کی وجہ صرف پنڈت نہرو کی ہٹ دھرمی ہے (صدر ایوب)

ملتان ۲۹ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان کے علاوہ بھارت کی اپنی سلامتی بھی مسئلہ کشمیر کے حل میں مضمر ہے "پنڈت نہرو چاہیں یا نہ چاہیں ہم اس مسئلہ کو حل کر کے دم لیں گے۔ صدر خانیوال ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے

صدر مملکت نے کہا ہم واقعات کی رفتار کا پوری طرح جائزہ لے رہے ہیں۔ اور پاکستانی عوام کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حکومت کیا اقدام کرتی ہے۔ آپ نے کہا پنڈت نہرو بڑے اچھے آدمی ہیں۔ وہ دنیا بھر کو امن کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر کشمیر کے مسئلہ میں حقائق سے روگردانی کر رہے ہیں اس مسئلہ کے حل نہ ہونے کی وجہ صرف ان کی ہٹ دھرمی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں صدر نے کہا بھارت کو امریکہ کے علاوہ دوسرے ممالک سے جو بھی غیر ملکی امداد میسر آتی ہے اسے وہ اپنی اقتصادی منصوبہ بندی پر خرچ کرتا ہے اور اپنے بجٹ سے سامان حرب خریدتا ہے" آپ نے کہا کہ بھارت پراپیگنڈا تو چین کے خلاف کرتا ہے مگر اس کا اصل مقصد پاکستان کے خلاف فوجی طاقت مجتمع کرنا ہے۔ وہ فوجی طاقت سے پاکستان کو مرعوب کرنا چاہتا ہے۔

صدر ایوب نے ایک سوال کے جواب میں کہا "میں روس جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اور میرے دورہ روس کا کوئی پروگرام مرتب نہیں ہوا" صدر ایوب آج شام جب خانیوال ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو ہزاروں افراد نے ان کا خیر مقدم کیا صدر ایوب نے خانیوال سٹیشن پر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دشمنوں کے درمیان گھرا ہوا ہے اس لئے ہم اپنا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کر سکتے ہمیں ہر طرف سے چوکس رہنے کی ضرورت ہے صدر نے کہا ہم اپنی سرحدوں کی پوری پوری حفاظت کر رہے ہیں اور ہماری سرزمین کی طرف کوئی ملک بھی بری نظروں سے نہیں دیکھ سکتا۔

اصلاحات کا ایک بڑا مقصد ملک کو اقتصادی ترقی کی راہ پر ڈالنا بھی ہے صدر نے کہا کہ اگر دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ ہم نے اسلام کو نہ اپنایا تو ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔

بچوں کی جرأت اور فہانت کے لئے تین صدارتی تمغوں کا اجرا

لاہور ۲۹ جولائی۔ بچوں کی بہبود کی پاکستان کونسل کی تجویز پر صدر ایوب نے بچوں کے لئے تین تمغے جاری کئے ہیں۔ اس امر کا انکشاف کونسل کی شاخ مغربی پاکستان کے سیکرٹری نے آج راولپنڈی میں کیا۔

صوبائی شاخ کے سیکرٹری نے کہا کہ ان تمغوں میں سے پہلے کا مقصد کسی بچے کی اعلےٰ جرأت کارکردگی، حوصلہ مندی اور خدمات کا اعتراف کرنا ہے باقی دو تمغے بہترین مصنف بچے اور بہترین آرٹسٹ بچے کو دئے جائیں گے۔ یہ تمغے صدر کے تمغے کہلائیں گے۔ اور ہر سال عالمی یوم اطفال کے موقع پر دئے جائیں گے جو اکتوبر کے پہلے پیر کو منایا جائے گا۔

صدر راجندر پرشاد کی حالت بہتر ہے

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ بھارتی ڈاکٹروں کے ایک پینل نے ایک میڈیکل بلیٹن جاری کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ بھارت کے صدر راجندر پرشاد کی حالت اطمینان بخش رفتار سے بہتر ہوتی جا رہی ہے آپ ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں زیر علاج ہیں۔

ٹرین کے حادثہ میں ایک ہلاک سات مجروح

راولپنڈی ۲۹ جولائی ماڑی انڈس بنوں سیکشن پر گمبیلا سرائے اور نورنگ سرائے ریلوے سٹیشنوں کے درمیان ۹۳ اپ مسافر گاڑی کا انجن فرسٹ سیکنڈ اور انٹر کلاس کی ایک بوگی اور تھرڈ کلاس کے تین ڈبے پٹڑی سے اتر گئے۔ اس حادثہ میں ایک شخص ہلاک اور سات افراد مجروح ہوئے ہیں۔ مجروحین میں ریلوے گارڈ انجن ڈرائیور اور دو فائرمین بھی شامل ہیں انہیں لکی مروت کے سول ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

کوشش کی جائے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی دستور کے تعین کا معاملہ قلیل مدت میں طے نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے کافی طویل عرصہ درکار ہے اور رفتہ رفتہ ہی وہ اصول و قواعد وضع کئے جا سکتے ہیں جو اسلامی روح سے مملو ہوں۔ کام صرف یہ نہیں ہے کہ ایک بنا بنایا قانون لے کر اس کو اپنا لیا جائے بلکہ یہ کام اس لئے بھی بڑا مشکل ہو جاتا ہے کہ امتداد زمانہ سے اسلام کے تصورات میں رطب و یابس داخل کر دیا گیا ہے۔ ان چھان پھٹک خاص ذہنیتوں اور طویل محنت کی طالب ہے حقیقت یہ ہے کہ اسلامی شریعت کے نفاذ میں صحیح معنوں میں وہی شخص از سر نو رہنمائی کر سکتا ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مسلمان اقوام اسلامی شریعت پر عمل کرنے کے لئے کوشش نہ کریں۔ انہیں حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے اور اپنے قوانین کو حتی الوسع اسلامی قوانین کی روح کے قریب سے قریب تر لانے کی جد و جہد جاری رکھنا چاہیئے +

جامعہ نصرت ربوہ کا ایف۔ اے کا نتیجہ

بقیہ صفحہ اول

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۶۔ صفیہ درد	۴۹۵	سیکنڈ
۷۔ منصورہ جبیں	۴۱۸	تھرڈ
۸۔ امۃ الحفیظ	۴۶۵	سیکنڈ
۹۔ شہناز	۴۳۳	تھرڈ
۱۰۔ ذکیہ عطاء	۵۲۵	سیکنڈ
۱۱۔ امۃ الرشید فضل الٰہی	۵۵۵	فرسٹ
۱۲۔ خورشید اختر	۳۹۷	تھرڈ
۱۳ شمیم خالدہ	۳۶۸	"
۱۴ امینہ بیگم	۴۵۰	سیکنڈ

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱۵۔ امۃ الرشید رحمٰن	۳۷۹	تھرڈ
۱۶۔ مبارکہ چوہدری	۳۵۰	"
۱۷۔ امۃ الحفیظ اشکر	کمپارٹمنٹ انگریزی میں	
۱۸۔ بشریٰ شریف بیگ	"	ہسٹری "
۱۹۔ صاحبزادی امۃ الحلیم	"	انگریزی "
۲۰۔ سلیمہ بیگم	"	" "
۲۱۔ ناصرہ بتول	"	" "
۲۲۔ مبارکہ بیگم	"	" "

(پرنسپل)